Regd No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

یوم پنجشنبہ

۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ | ۲۲ احسان ۱۳۲۹ ہش | ۲۲ جون ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۴۵

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۱۹ جون: مکرم محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ”سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خراب ہے۔ مگر پہلے سے اچھی ہے۔ پاؤں میں ابھی درد ہے احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت بخشے“

پولینڈ سے سرحدی سمجھوتہ جرمنی کے علاقائی مفاد کے خلاف ہے

لنڈن (ریڈیو سے) ۲۱ جون: سوویٹ حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ جرمنی کا سوویٹ علاقہ اب اس قابل بن گیا ہے۔ کہ اُسے ایک ساتھی کا درجہ دے دیا جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوویٹ قبضہ میں مشرقی جرمنی نے سوویٹ اصولوں کے اصول سے گریجوایٹ کی سند حاصل کر لی ہے۔ اور اب اسے کمیونزم کے لئے محفوظ سمجھا جاتا ہے۔

سوویٹ بلاک میں داخلے کے لئے ابھی اسے ایک اور امتحان پاس کرنا تھا۔ مشرقی جرمنی کی کٹھ پتلی حکومت کو قطعی اعلان کرنا تھا۔ کہ ہم جرمنی کی موجودہ مشرقی سرحدوں کو تسلیم کرتے ہیں چنانچہ یہ کام دو اوسا میں ہو گیا مشرقی جرمنی کی ”حکومت“ اور پولینڈ کی حکومت نے ایک مشترکہ اعلان میں تسلیم کر لیا ہے کہ اوڈر سے نیس تک کی سرحد جرمنی اور پولینڈ کے درمیان آخری سرحد ہے۔ (ب۔ ا۔ س)

گورنر پنجاب نے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کے قانون مجریہ ۱۹۵۰ء کی منظوری دے دی

لاہور ۲۱ جون: ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب نے آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کا قانون مجریہ ۱۹۵۰ء وضع فرمایا ہے۔ جس کی رو سے صوبائی اسمبلی کے آئندہ انتخابات کی اغراض کے لئے پرانے حلقہ ہائے انتخاب کی بجائے نئے حلقہ ہائے نیابت قانونی طور پر جائز ٹھہرائے گئے ہیں۔ نئے قانون سے ناجائز طریقوں کے بارے میں سابقہ قانون میں بھی ترمیم ہوئی ہے۔ ان ناجائز طریقوں میں اب حسب ذیل طریقے بھی شامل ہیں (۱) تمام قسم کی مدارات یا خاطر تواضع جس میں معمولی یا محدود نوعیت کی مدارات بھی شامل ہیں۔ یا جو رواجی نذرانوں کی شکل لئے ہوئے ہوں اور (۲) ایسی مساعی جو ووٹروں کو کسی خاص امیدوار کے حق میں اس بناء پر ووٹ دینے یا نہ دینے کی ترغیب میں صرف ہوں کہ وہ کسی خاص فرقہ یا گروہ یا قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں رکھتا۔ نئے ایکٹ میں ۱۵۳ انتخابی حلقوں پر مشتمل ایک فہرست بطور گوشوارہ شائع کی گئی ہے۔ ان حلقوں میں سے ۴۴ حلقوں سے دو دو ممبر منتخب ہونگے۔ اس طرح اسمبلی میں ممبروں کی کل تعداد ۱۹۷ ہوگی۔ دو ممبروں والے حلقہ ہائے انتخاب میں ہر ایک رائے دہندہ کو دو دو ووٹ دینے ہوں گے۔ لیکن وہ ایک ہی امیدوار کو دونوں ووٹ نہیں دے سکے گا۔ دو ممبر والے حلقہ سے منتخب ہونے والے ممبروں میں سے ایک ممبر مہاجر امیدوار ہوگا۔ اگر انتخاب کے امیدواروں میں سے کوئی مہاجر امیدوار نہ ہو۔ تو ایسی صورت میں صرف ایک ہی امیدوار کو غیر مخصوص نشست سے منتخب قرار دیا جائے گا۔ مہاجر ممبر کے لئے مخصوص شدہ نشست خالی رہے گی۔ اور اسے پُر کرنے کے لئے ضمنی انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔

دو ممبروں والے کسی حلقہ سے دونوں نشستوں پر مہاجر امیدواروں کے انتخاب میں کوئی قانونی ممانعت نہیں۔ سب سے زیادہ تعداد میں ووٹ لینے والے مہاجر امیدوار کو مخصوص نشست پر منتخب کیا جائے گا۔ اور اس کے دوسرے درجہ پر زیادہ ووٹ لینے والے امیدوار کو غیر مخصوص شدہ نشست پر منتخب کیا جائے گا۔ خواہ وہ مہاجر ہو یا غیر مہاجر۔

پانچ حلقے مسلم خواتین کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ان حلقوں کی فہرست رائے دہندگان میں کسی مرد کا نام درج نہیں ہوگا۔ اور جہاں تک ان حلقوں کا تعلق ہے۔ یہاں سے صرف مستورات کو ہی ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ پاکستانی عیسائیوں اور اینگلو پاکستانیوں کے لئے چار انتخابی حلقے ہیں۔ اور ایک عام حلقہ ہے۔ اسمبلی میں ایک نشست پنجاب یونیورسٹی کے نمائندہ سے پُر کی جائیگی۔ یونیورسٹی کے حلقہ سے فہرست رائے دہندگان میں شامل ہونے کیلئے کسی مرد یا عورت ووٹر کی خاص قابلیت کا معیار یہ ہے کہ وہ سینٹ کا ممبر ہو۔ یا وہ تین سال کی مدت کا گریجوایٹ ہو۔ یا کسی مشرقی زبان میں آنرز کی سند رکھتا ہو یا رکھتی ہو۔

مختصرات

کراچی ۲۱ جون: اٹلی۔ پولینڈ۔ برطانیہ۔ سوئٹزرلینڈ مصر اور جاپان سے تجارتی معاملات کرنے کے لئے سرکاری تجارتی وفد آج صبح مسٹر شجاعت علی حسنی کی قیادت میں روانہ ہو گیا۔

ڈھاکہ ۲۱ جون: تجارت کے متعلق حال ہی میں حکومت مشرقی پاکستان نے جو اپنی برآمد کی پالیسی کا اعلان کیا تھا۔ تو معلوم ہوا ہے کہ تجارتی کاروبار پر اس کا بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ کل برآمد ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی ہوئی ہے۔ اپریل کے اندر اندر ۶۰ لاکھ روپے کی برآمد کا اضافہ ہوا ہے۔ زیادہ مال خام پٹ سن برآمد کی گئی۔ ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ کی مالیت کی برآمد ہوئی ہے۔

کراچی ۲۱ جون: ہندوستان و پاکستان کے مابین تجارتی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کی بات چیت کے لئے ایک ہندوستانی وفد کے رکن مسٹر بنرجی کراچی پہنچ گئے ہیں۔ اصل بات چیت کل شروع ہوگی۔

ٹوکیو ۲۱ جون: ستمبر کے اوائل میں کراچی میں جو بین الاقوامی صنعتی میلہ منعقد ہو رہا ہے۔ جاپان نے اس میں شرکت کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔

پاکستان مسلم لیگ کو شمالی افریقہ کے مسلمانوں سے پوری ہمدردی ہے

کراچی ۲۱ جون: پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان نے ایک بیان میں ٹیونیشیا کے مسلمانوں کی طرف سے امداد کی اپیل پر گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے۔ مسلم لیگ شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی جد و جہد آزادی کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ میں کچھ دنوں سے ایسی تمام اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس دمشق میں بلانے پر غور کر رہا ہوں لیگ کو ٹیونیشیا۔ الجیریا اور مراکش کے مسلمانوں کے جذبات سے پر ہمدردی ہے۔ اور لیگ نے ہمیشہ مسلمانوں کی آزادی کے نصب العین کی مدد کی ہے۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ کانفرنس جس نے جمہوریت [illegible] اور [illegible] کے سلسلے میں دوسرے ملکوں کی رہنمائی کی ہے شمالی افریقہ کے مسلمانوں کو [illegible] حق آزادی سے محروم نہیں رکھیگا۔

حزب مخالف نے بائیکاٹ کر دیا

قاہرہ ۲۱ جون: مصری سینیٹ کے حزب مخالف نے سینیٹ کے تمام اجلاسوں کا احتجاج کے طور پر بائیکاٹ کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بائیکاٹ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ حکومت نے حزب مخالف کے بعض ارکان کی جگہ وفد پارٹی کے ارکان نامزد کر دیئے ہیں۔ حکومت کو اپنا اقتدار مستحکم رکھنے کے لئے کم از کم ۶۰ فی صدی کی اکثریت کی ضرورت ہے۔ اور اُسے صرف ۴۴ فی صدی حمایت ملی ہے۔ لہٰذا اُسے اپنے اقتدار کو بحال رکھنے میں ناکامی ہو رہی ہے۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب کی وفات

لاہور ۲۱ جون: حضرت میرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

”ابھی ابھی ربوہ (چنیوٹ) سے سید ولی اللہ شاہ صاحب امیر جماعت نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اور نماز جنازہ آج ۲۱ جون بعد نماز مغرب کے بعد ہو رہی ہے۔“

انا للہ و انا الیہ راجعون

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو آپریٹیو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ــــــ الفضل ــــــ لاہور

۲۲ جون ۱۹۵۰ء

دور کی کوڑی

گزشتہ سے پیوستہ

اس وقت "خاتم النبیین" کے معنوں کا تعین کرنا زیر غور ہے۔ اس لئے ان الفاظ کے کوئی ایسے معنے درست نہیں ہوں گے جو کسی لغت نویس کے اعتقاد پر دلالت کرتے ہوں۔ مودودی صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ

"عربی زبان کی مستند لغات میں سے کسی کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ جو تاویل میں نے اوپر قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان کی ہے۔ عربی زبان بھی اس کی تائید کرتی ہے"

خاتم النبیین کے الفاظ کے صحیح معنے متعین کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ کیونکہ بعض لغت نویسوں نے اپنے اعتقاد کو داخل کر دیا ہے۔ اور جن غیر مسلموں نے عربی لغت میں کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے ان مسلمان لغت نویسوں کے تتبع میں ایسا کیا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب لفظ خاتم کو کسی نوع کا مضاف بنا کر الفاظ بنائے جاتے ہیں تو ان کے کبھی بھی یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ وہ نوع اب آئندہ جاری نہیں رہے گی۔ چنانچہ خاتم الشعرا یا خاتم الحکماء وغیرہ سینکڑوں الفاظ ہیں۔ کوئی بھی ان الفاظ کے یہ معنے نہیں لیتا۔ نہ خاتم الشعراء کے یہ معنے ہیں کہ ان کے بعد کوئی شاعر پیدا ہی نہیں ہوگا۔ نہ خاتم الحکماء کے یہ معنے ہیں کہ حکیموں کی نوع ہی ناپید ہو چکی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے معنے ایسا نبی کرنا کہ جس کے بعد آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اعتقادی چیز ہے۔ اور اس چیز کو لغت دانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ لغت نویس اعتقاد رکھتے تھے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس لئے انہوں نے خاتم النبیین کے معنے ایسا نبی کر دیئے۔ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔

مودودی صاحب نے خَتَمَ الاناء خَتَمَ العمل۔ خَتَمَ الکتاب خَتَمَ اللّٰہ علیٰ قلوبھم کی جو شلیں پیش کر کے استدلال کیا ہے درست طریق نہیں ہے۔ ہم نے خاتم النبیین کے معنے متعین کرنے ہیں۔ اب اگر آپ کی مثالوں کو خاتم النبیین کے سانچے میں ڈھالا جائے تو دیکھنا ہوگا۔ کہ خاتم الآنا۔ خاتم الاعمال۔ خاتم الکتب۔ خاتم القلوب کے معنے کیا ہوتے ہیں۔ کیا ان کے معنے بالترتیب ایسا برتن جس کے بعد کوئی برتن نہیں بنایا جائے گا۔ یا ایسا عمل جس کے بعد کوئی عمل نہیں ہوگا۔ یا ایسی کتاب جس کے بعد کوئی کتاب نہیں لکھی جائیگی یا ایسا دل جس کے بعد کوئی دل نہیں بنایا جائے گا ہونگے؟ مادہ "ختم" کے معنے خواہ مہر کرنا ہو یا ناپید کر دینا ہو۔ جب بھی یہ لفظ "خاتم النبیین" جیسی ترکیب میں آئے گا۔ اس کے وہی معنے ہوں گے۔ جو اس ترکیب کے متعین ہو چکے ہیں اس ترکیب کے سانچے میں تمام دنیا کی نوعیں لے آئیے کسی کے وہ معنے نہیں ہوں گے۔ جو مودودی صاحب خاتم النبیین کے بنانا چاہتے ہیں۔ اس سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ لغت نویسوں نے خاتم النبیین کے معنے ایسا نبی کر کے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا محض اعتقادی تصرف کیا ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی نوع کے کسی فرد کی تعریف کے لئے اس نوع کی جمع کا مضاف خاتم ہو۔ تو اس کے معنے نوع کو انقطاع کرنے والے کے نہیں ہوتے۔ بلکہ نوع کے دوسرے افراد پر فوقیت اور فضیلت ظاہر کرنے کے ہوتے ہیں۔ مودودی صاحب ہمیں اس قاعدہ کی ایک استثنا بتا دیں یقیناً وہ نہیں بتا سکیں گے۔ اگر خاتم الشعرا کے معنے افضل الشعراءٔ اور خاتم الحکما کے معنے افضل الحکما کے ہیں تو یقیناً خاتم النبیین کے معنے بھی افضل النبیین کے ہی لینے پڑیں گے۔

مودودی صاحب کو یہ مغالطہ ہے کہ نوع کا انقطاع کرنا بھی کمال ہے۔ اس لئے آپ فرماتے ہیں کہ

اب آپ خود دیکھ لیجئے کہ اس سلسلہ بیان میں ختم کا حقیقی مفہوم کیا ہے اگر اسے نفی کمال کے معنے میں لیا جائے۔ تو یہاں یہ لفظ بالکل بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ موقعہ و محل صاف تقاضہ کر رہا ہے کہ یہاں اس کے معنے سلسلہ نبوت کو قطعی انقطاع کے ہونے چاہئیں۔

گویا آپ کے خیال میں کسی نوع کا جب تک قطعی انقطاع نہ ہو۔ اس وقت تک اس نوع کے ایک صاحب کمال فرد کا کمال ثابت نہیں ہو سکتا۔ یعنی اگر مثلاً غالب کو خاتم الشعرأ کہا جائے تو جب تک یہ نہ ہو کہ شعرا کی نوع ہی ناپید ہو جائے۔ اس وقت تک اس لفظ سے غالب کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ اور اس کے کمال میں نقص رہ جاتا ہے۔

اگر خاتم النبیین کے معنے یہ کئے جائیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر شان نبوت کا کمال ہو گیا ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ اس سے نقص کمال کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ اسکو دوسری طرح سے سوچئے کیا جو قومیں اب ناپید ہو چکی ہیں۔ ان کے آخری فرد کی کوئی فضیلت اپنے نوع پر تھی؟ مثلاً اگر شیروں کی نوع ناپید ہو جائے۔ تو شیروں میں سے جو آخری شیر ہوگا۔ کیا اس سے اس کی فضیلت ثابت ہو جائے گی؟ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند نے خاتم النبیین کی تشریح کرتے وقت فرمایا ہے۔ کہ تاخر و تقدم زمانی میں کوئی خوبی نہیں۔ نوع کا سب سے آخری فرد ہونا کمال نہیں بلکہ کمال یہ ہے۔ کہ پہلے اور بعد میں آنے والے تمام افراد پر خوبیوں میں فوقیت اور فضیلت حاصل ہو۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال یہ نہیں ہے۔ کہ وہ آئندہ نبیوں کے راستہ میں روک اوٹ بن گئی ہے۔ بلکہ کمال یہ ہے کہ آپ سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے۔ ان پر بھی آپ کی فضیلت ہے۔ اور بعد میں بھی اگر کوئی آئے۔ تو وہ بھی آپ کا ہی غلام ہوگا۔ مودودی صاحب فرمائیں۔ کہ یہ نقص کمال ہے یا انتہائے کمال۔

ہر نبوت را بر دشد اختتام ہیچ (مسیح موعود علیہ السلام)

یعنی آپ کی ذات پر تمام قسم کی نبوتوں کا اختتام ہو گیا ہے اب تو آئندہ آپ سے کمال نبوت میں کوئی بڑھ سکتا ہی

آمدِ دورِ مسیحائے زماں کے ہیں نشاں

رات کو بازوئے تخیل پہ مجو پرواز
جم کے بیٹھا ہی تھا دیکھا کہ علی ہجویری ؒ
آ کے نزدیک بغلگیر ہوئے اور کہا
کیسا ہے میرا وطن کیسے ہیں سکانِ زمیں
مجھ کو ڈر ہے نہ چل اٹھا ہو کہ کچھ روز ہوئے
میں نے کی عرض کہ مت پوچھئے احوالِ زمیں
یورپ و ایشیا کیا کیسی نئی کیسی قدیم
گو خدا کی مجھے قدرت سے تو انکار نہیں
وہ خدا توبۂ آدم کو کیا جس نے قبول
وہ خدا نوح کو بخشا تھا سفینہ جس نے
وہ خدا جس نے براہیم پہ گلزار کیا
جس نے موسیٰؑ کے لئے خشک کیا دریا کو
وہ خدا ہاں وہ خدا آج کہاں ہے جس نے
ہے جو موجود خدا کوئی تو کیوں ہے خاموش
بولے ہجویری ؒ کہ یہ سادہ مزاجی تیری
یہ جو ہنگامہ نظر آتا ہے تجھ کو ہر سو
آدمی اپنے تئیں جاننے لگتا ہے خدا
بے خدا ہوتی ہے جب وقت تو بن جاتی ہے
خودکشی کرنے پہ آمادہ ہے ساری تہذیب
جوہری بم میں ہلاکت کا ہے جوہر کافی
دیکھی اقوام پہ اقوام فنا ہوتی ہیں

شٹھکا ستانے کو میں بر سر طوبائے جناں
مضطرب صورت صد ولولۂ موجِ طپاں
کھینچ لایا ہے ادھر مجھ کو ترا جذب نہاں
درد دل کا بھی ملا ہے کہ نہیں تجھ درماں؟
کرۂ ارض پہ آیا تھا نظر مجھ کو دھواں
شعلۂ فتنۂ دانش ہے جہنم افشاں
ساری دنیا میں ہے طاغوت فقط رقص کناں
دل مگر چیخ اٹھے ہیں کہ خدا ہے تو کہاں
وہ خدا جس نے زمیں پہ اسے دی جائے اماں
وادیٔ کوہ و بیاباں میں تھا جب دم طغیاں
جبکہ تھا شعلۂ نمرود غضب سے لرزاں
لاشِ فرعون کو کیا جس نے کہ عبرت کا نشاں
توڑ کے رکھ دی ابو جہل کی نخوت کی کماں
ہر جا ابلیس نظر آتا ہے مردِ میداں
عذر معقول ہے گستاخ ہے گو طرزِ بیاں
اسمیں اک رازِ خدائی کا ہے گہرا پنہاں
ڈالتا اسپہ ہی جب دام تکبر شیطاں
آپ ہی اپنی اجل دانشِ دانشمنداں
پر ابھی اسکو نہیں مل سکی تیغ براں
اس سے امید ہے ہو جائیگی مشکل آساں
تاکہ پیدا ہو وہ آدم جو ہو عبدِ رحماں

جوشِ خنزیر۔ طلسماتِ دجل۔ اوجِ صلیب
آمدِ دورِ مسیحائے زماں کے ہیں نشاں

تنویر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فرانسیسی مستشرق جان برو آکی نظر میں

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ شام حال مقیم سبلی ۵)

بانیٔ اسلامؐ کی شخصیت عظمےٰ اور آپ کی سیرت مقدسہ اپنے اندر ایسی جاذبیت اور کشش رکھتی ہے۔ جو اپنوں اور بیگانوں کے قلوب پر اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ مجھے حال ہی میں ایک عربی تصنیف "محمد ناپولیون السماء" نامی کے مطالعہ کا اتفاق ہوا ہے اس کتاب کا مصنف فرانسیسی مستشرق "جان برو آ" ہے۔ اس فرانسیسی تصنیف کا عربی میں ترجمہ لبنان کے مشہور ادیب محمد صالح البنداق نے کیا ہے۔

تصنیف مذکور میں بانیٔ اسلام کو نپولین سے تشبیہ دی گئی ہے۔ گو مصنف نے نپولین کے نام کے ساتھ ایک ایسی جدت رکھی ہے۔ جو اہل ذوق کے نزدیک کافی دلچسپی اور معنوی لذت کو لئے ہوئے ہے۔

مجھے کسی حد تک اس کتاب کے عنوان سے نہ صرف اختلاف تھا۔ بلکہ یہ عنوان اور تشبیہ ناقابل حل معمہ ہو گیا۔ مگر جب عاجز نے اس کتاب کے دیباچہ کی ورق گردانی کی۔ تو میرے سارے شکوک و اعتقادات رفع ہو گئے۔

وجہ تسمیہ

ایک دفعہ امریکہ کے ایک میگزین نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے ایک ہزار تاریخ کے پروفیسروں کے نام ذیل کا سوال ارسال کیا

"من ھو اعظم قائد انجبہ التاریخ"

یعنی "تاریخ نے دنیا کا سب سے بڑا قائد کونسا پیدا کیا ہے۔"

استفسار بالا کا جواب تاریخ کے پروفیسروں نے یہ دیا

ناپولیون ناپولیون۔ صرف نپولین اور صرف نپولین ہی قائدِ اعظم ہے۔

کتاب مذکور کا مترجم خبر بالا پر تبصرہ کرتا ہوا رقمطراز ہے۔

جب اہل مغرب کا خیال نپولین کے بے نظیر اور خارق عادات جنگی کارناموں کی وجہ سے یہ ہو اور اس کتاب کے مؤلف "جان برو آ" نے بانیٔ اسلام کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا۔ اس نے دیکھا کہ حضورؐ کی سیرت معجزات، اسرار اور پاکیزہ اعمال کی حامل ہے۔ اور آپ کی بلاغت جنگی قیادت اور آپ کا قانون۔ فن اقتصاد۔ حسن انتظام اور فن سیاست نادر امور پر مشتمل ہے۔

پھر آپ نے اپنی قوم کو ذلت رسوائی اور غلامی سے نجات دلوائی۔ ایک سلطنت عظمےٰ کی بنیاد رکھ کر انسانیت کو مقام علیا تک پہنچا دیا۔ آپ نے علمی ترقی کے لئے عالمگیر قانون کی بنیاد رکھی۔ آپ نے ارتقاء عقل کے ساتھ ہی حریت ضمیر کا سبق دیا۔ ان امور بالا کی روشنی میں مؤلف نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو "آسمانی نپولین" قرار دیا۔ اور اہالیان غرب کو اس عظیم الشان نبی سے شناخت کروایا اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آسمانی شخص قرار دیا۔

قارئین الفضل کے لئے اس کتاب سے بعض دلچسپ اور علمی مقتبسات اور ملتقطات" کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کا انشائی اسلوب فرانسیسی تکلفات سے مزین ہے۔

(۱) "جان برو آ" حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عام اجتماعی اخلاق اور تعلیم کی حکمت پر تبصرہ کرتا ہوا تحریر کرتا ہے

"(حضرت) نبی کریم اسلامی حکومت کے قیام سے اپنی ذات کے لئے عزت و غلبہ زینت حیات اور رعب و دبدبہ نہیں چاہتے بلکہ وہ ایک انسانی سلطنت کا قیام چاہتے ہیں۔ جس میں صرف اللہ کی عبادت کی جائے اور ساتھ ہی آزادی رائے اور عقیدہ کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور خدا تعالےٰ کی ذات میں مادی اور معنوی امور کو شریک نہ کیا جائے۔ اور سلطنت و حکومت میں تمام اقوام و قبائل کے حقوق مساوی درجہ رکھتے ہوں۔ ہر قسم کی حریت کو محفوظ رکھا جائے۔ اور سب کے لئے عمدہ معیار زندگی کی فراوانی ہو۔"

حضرت "محمد" صلے اللہ علیہ وسلم نے اصول بالا کو مدنظر رکھ کر عربی قوم کے لئے ہاں وہ عربی قوم جو وحدت کو کھو بیٹھی تھی۔ اور پراگندہ تھی۔ ایک ایسی مرکزی حکومت کی اساس رکھی جس کے قوانین اصول اور دستور الگ ہوں۔ اور مختلف امم و اقوام میں اس کی بلند شان ہو اور ساتھ ہی اس کا احترام اور عزت بھی ہو"

"اسلامی تعلیم یسر کو لئے ہوئے ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا عسر (تنگی) نہیں ہے عقل منطق اور علم کے کوئی چیز منافی نہیں ہے۔ اجتماعی اخلاق کو مضبوط کرتے اور باہمی تعارف کی روح کو پیدا کرنے کے لئے پانچ نمازوں کو فرض کیا گیا۔ محتاج اور فقیر طبقہ کی آسودہ حالی کے لئے زکوٰۃ مقرر کی گئی۔ انسانی ارادہ کی تربیت کے لئے روزوں کو فرض کیا گیا۔ تا انسانی نفس اپنی خواہشات و رغبات میں کنٹرول کر سکے"

(۲) اسلامی جنگوں کے متعلق تبصرہ کرتا ہوا رقمطراز ہے:۔

"نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مقصد وحید دنیا کے نام اس پیغام کو پہنچانا تھا۔ جو آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے دیا گیا۔ آپ کے خاندانی اور ذاتی مشاغل اس پیغام کے پہنچانے میں روک نہ بن سکے"۔

"اور جب تو قریش کی سختی کی طرف دیکھے۔ اور ان خونی سازشوں کی طرف جو آپ کو قتل کرنے کے لئے کی گئیں۔ اور پھر آپ کا ان مصائب پر صبر کرنا۔ حضرت نبی کریم کو اس وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے جنگ کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ باوجودیکہ آپ کے پاس کثرت سے اصحاب تھے۔ آخر ان مظالم و مصائب کے بعد خدا تعالےٰ کی وحی آئی۔ اور آپکو ان ظالموں سے دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی جس کے الفاظ یہ تھے۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ"

اور اس طرح فرمایا۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔"

"آخر اسلام کے علمبردار ان آیات کے نزول کے بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے۔ اور آپ کو اتنی قدرت حاصل ہو گئی۔ کہ آپ جنگی قوت کو ان مظالم کے خلاف استعمال کر سکیں۔ تاکہ آپ ایک عمدہ اور بلند اخلاق کی مثال قائم کر سکیں۔ جس کی وحی آپکو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوئی تھی۔"

"محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یقیناً عظیم نبی تھا۔ ایک سیاسی شخصیت اور عظیم الشان بادشاہ تھا۔ اور فصیح و بلیغ لیکچرار اور بہت بڑا تجربہ کار لیڈر تھا۔ اگرچہ وہ رومان کی یونیورسٹیوں میں سے کسی یونیورسٹی میں داخل نہیں ہوا۔ اور فارس کے مدارس میں سے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کی"۔

بلاشبہ محمدؐ کے نام نے بڑائی حاصل کی۔ اور اپنے رب کے ذریعہ عزت حاصل کی یہاں تک کہ وہ اپنے خاندان کے ذکر کے بغیر ہی معروف ہو گیا۔

(۳) حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن انتخاب کے متعلق تحریر کرتا ہے۔

"نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سفراء ایسے تجربہ کار اور علم دوست سیاسی اشخاص ہوا کرتے تھے۔ جن کو مختلف حکومتوں کے احوال کا علم ہو۔ جنہوں نے عوام کو اچھی طرح سے آزمایا ہوتا تھا۔ (حضرت) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تبلیغ اور وحدت اسلامی کے لئے ایسے افراد کا انتخاب کیا کرتے تھے جنہوں نے قرآن اور دین کی تعلیم حاصل کی ہوتی۔ اور آپ ہمیشہ سفیر کے عہدہ کے لئے بہترین سیاسی آدمی کا انتخاب کیا کرتے تھے۔

دحیۃ بن خلیفۃ الکلبی جو اپنی دانائی عقلمندی اور حسن سیاست اور اپنی ظاہری خوبصورتی کی وجہ سے مشہور تھا۔ اسے نبی اکرمؐ نے روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس بطور سفیر کے منتخب کیا"۔

(۴) فتح مکہ کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہے

"یقیناً تم دنیا میں ایسا لیڈر نہیں پاؤ گے چاہے اسے عظیم الشان جلالی پوزیشن حاصل ہو جائے"۔ اور اسے اعلےٰ معیار کا علم ہو۔ اور وہ اخلاق کی بلند ترین چوٹی پر ہو۔ کہ وہ اپنے ان دشمنوں کو جنہوں نے اس کے قتل کے جواز کا پروپیگنڈا کر رکھا ہے۔ مخاطب ہو کر کہتا ہے"

"اذھبوا فانتم الطلقاء"

"اے قریش جاؤ تم کو آزاد بغیر کسی گرفت کے کر دیا جاتا ہے"

"تمام قریش نے اس واقعہ کی بناء پر اسلام قبول کر لیا۔ اور مسجد حرام میں خوشی اور مسرت کے شادیانے بج رہے تھے۔ اور ہر جگہ لا الہ الا اللہ کی ندا تھی"۔

دارالافتاء ربوہ

رمضان کے روزے

سوال: کتنی عمر کے انسان پر روزہ رکھنا فرض ہے مرد اور عورت کی علیحدہ علیحدہ عمر تحریر کریں۔

جواب: عورت اور مرد جب بالغ اور پختہ جسم ہو جائیں۔ اس وقت ان پر روزہ فرض ہو جاتا ہے۔ بالغ ہونے کی عمر لیا ہے؟ علاقہ کی آب وہوا اس پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اس کے مطابق بلوغ کی عمر میں فرق پڑ جاتا ہے۔ پھر خود انسان کی اپنی طبیعت کا بھی اثر اس پر پڑتا ہے۔ اس لئے کوئی خاص قاعدہ اس بارہ میں معین نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے ملک میں عموماً سولہ سترہ سال کی عمر میں انسان بالغ ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا امتحان کی وجہ سے روزہ ترک کیا جا سکتا ہے؟

جواب: قرآن کریم نے اس قسم کے عذر کا ذکر نہیں کیا۔ اور نہ حدیث میں اسکی تصریح آئی ہے۔ اس لئے ایسا عذر بہانہ ہوگا۔ اس سے بڑھ کر اسکی اور کوئی حیثیت نہیں۔

سوال: یہ جو حکم ہے۔ کہ رمضان شروع ہونے سے پہلے ایک یا دو روزے نہ رکھے جائیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا اگر کسی نے روزے کی قضا کرنی ہو۔ تو وہ بھی نہیں رکھ سکتا۔

جواب: شک کی صورت میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ یعنی چاند نظر نہ آئے۔ لیکن انسان کو شک ہو۔ کہ شاید چاند نکل آیا ہو۔ اور ہم نہ دیکھ سکے ہوں۔ اس لئے آج روزہ رکھ لیا جائے۔ تو اس قسم کے شک کی بنیاد پر روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ پہلے رمضان کے رہے ہوئے روزہ کی قضا جائز ہے۔ خواہ رمضان کے شروع ہونے سے ایک دن پہلے ہی کیوں نہ قضا کرے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

سوال: ایک شخص رمضان کے دنوں میں بیمار ہو گیا۔ اور اس کے کچھ روزے رہ گئے۔ سال بھر میں وہ قضا نہ کر سکا۔ اور دوسرا رمضان آ گیا۔ اب وہ کیا کرے۔

جواب: مسنون طریق یہ ہے۔ کہ دوسرا رمضان آنے سے پہلے پہلے تمام متروکہ روزے رکھ لئے جائیں۔ لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے نہ رکھے جا سکیں۔ تو پھر رمضان گذرنے کے بعد ان کی قضا کی جا سکے۔

سوال: روزہ دار کو اگر احتلام ہو جائے۔ تو اس کا روزہ قائم رہتا ہے یا نہیں۔

جواب: انسان کا جو فعل غیر اختیاری ہو۔ اس کا کوئی اثر اس کے روزہ پر نہیں پڑتا۔ اس کا روزہ بحالہٖ باقی ہے البتہ نہانا اس پر فرض ہوگا۔

سوال: رمضان کا انتیسواں روزہ تھا۔ سورج غروب ہونے سے پہلے چاند نظر آ گیا۔ تو کیا سورج غروب ہونے سے پہلے روزہ افطار کر لیا جائے۔ جبکہ حدیث میں آیا ہے۔ افطروا لرؤیتہ یعنی چاند دیکھتے ہی روزہ افطار کر لیا کرو۔

جواب: اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ شوال کا چاند نظر آ جائے۔ تو شوال کی پہلی تاریخ کو روزہ نہ رکھو۔ بلکہ یہ عید کا دن ہے۔ اس دن عید مناؤ۔ تیسویں تاریخ کو چاند دیکھتے ہی روزہ کھول لینا جائز نہیں۔ سورج غروب ہونے کے بعد روزہ کھولنا چاہیئے۔

سوال: بادل کی وجہ سے عید کا چاند دکھائی نہیں دیا۔ لیکن بمبئی کے ریڈیو سے جامع مسجد کے امام صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ چاند دیکھ لیا گیا ہے۔ جس علاقہ کے لوگوں نے چاند نہیں دیکھا۔ ان کے متعلق کیا حکم ہے۔

جواب: اگر مطلع ایک ہے۔ تو ریڈیو کے اعلان کے مطابق اس روز عید کرنا چاہیئے۔ اور اگر علاقے اتنے دور دور ہیں۔ کہ ان کے مطلع میں فرق ہے۔ تو پھر ایک علاقہ کے لوگوں کا چاند دیکھ لینا دوسرے علاقے والوں کے لئے قابل حجت نہ ہوگا۔ پاکستان اور ہندوستان کے مختلف علاقوں کا مطلع ایک ہے۔ اس لئے ان میں فرق نہیں پڑتا۔

سوال: کاشتکار اور مزدور روزہ رکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ کیا وہ اس عذر کی بنا پر روزہ ترک کر سکتے ہیں۔

جواب: روزہ رکھنے سے تکلیف کس کو نہیں ہوتی۔ قرآن مجید نے اس عذر کا ذکر نہیں کیا۔ اور نہ ہی احادیث میں اسکی تصریح آئی ہے۔ حالانکہ کاشتکار اور مزدور اس وقت بھی تھے۔ ہاں اگر کمزوری ہے۔ اور روزہ ناقابل برداشت ہے۔ تو یہ بیماری کے حکم میں ہے۔ اور بیمار پر روزہ فرض نہیں۔

سوال: ایک شخص نے روزہ رکھا۔ لیکن بعد میں بیمار ہو گیا۔ کیا وہ روزہ افطار کر سکتا ہے۔

جواب: روزہ افطار کر سکتا ہے۔

سوال: کیا روزہ کے بغیر اعتکاف ہو سکتا ہے۔

جواب: روزہ کے بغیر اعتکاف درست نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اگر اعتکاف کے دوران میں کسی عارضہ کی وجہ سے روزہ نہ رکھا جا سکے۔ تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔

سوال: عید اور جمعہ اگر اکٹھے آ جائیں۔ تو کیا اس دن جمعہ نہ پڑھنے کی اجازت ہے۔ اور اگر جمعہ پڑھنا ضروری ہے۔ تو کیا عید کی نماز کے معًا بعد جمعہ کی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

جواب: حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ جمعہ کے دن عید آئی۔ عید پڑھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے باہر سے آنے والے لوگوں کو رخصت دے دی۔ کہ وہ گھروں کو جا سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا بھی یہی مسلک رہا ہے۔ کہ اصل وقت میں عید پڑھی جاتی۔ اور اس کے بعد یہ اعلان ہو جاتا۔ کہ باہر کے لوگ اگر جمعہ پڑھنا چاہیں۔ تو وہ ہمارے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ اور جو جانا چاہیں وہ جا سکتے ہیں۔ رہا یہ امر کہ عید کے معًا بعد جمعہ کی نماز ادا کر لی جائے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ اس لئے ایسا کرنا خلاف سنت رسولؐ ہے۔

سوال: تراویح کی نماز چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھنی جائز ہے۔

جواب: حدیث میں آتا ہے۔ صلوٰۃ اللیل مثنٰی مثنٰی کہ رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے۔ صلوٰۃ اللیل سے مراد تہجد کی نماز ہے۔ اور نماز تراویح بھی تہجد ہی کی نماز ہے۔ نیز عملی رنگ میں جہاں کہیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا صحابہؓ کے نماز تراویح پڑھنے کا ذکر آتا ہے۔ وہ دو دو رکعت ہی ہیں۔ اس لئے چار رکعت اکٹھی پڑھنا خلاف سنت ہوگا۔

سوال: نماز تراویح میں قرآن کریم کھول کر پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایسا نہیں ہوا۔ نہ آپ نے خود ایسا کیا۔ اور نہ کسی صحابی سے اس قسم کا واقعہ مروی ہے۔ حالانکہ ضرورت اس زمانہ میں بھی اسکی تھی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جو معمول تھا وہ یہ تھا۔ کہ جس کسی کو قرآن زیادہ یاد ہوتا۔ دو چار صحابہ اسکی اقتداء میں کھڑے ہو گئے۔ اور قرآن کا وہ حصہ سن لیا۔ اسی طرح ایک وقت میں تراویح کی کئی جماعتیں شروع ہو جاتیں۔ غرض باوجود قرآن سننے کے اشتیاق کے یہ کسی نے بھی نہیں کیا۔ کہ جب یاد ختم ہو گئی۔ تو پھر قرآن ہاتھ میں لے کر سنانا شروع کر دیا۔ غرض مردوں نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ البتہ حضرت عائشہ رضؓ سے ایک روایت ہے۔ کہ انہوں نے گھر میں ایک عزیز سے اس طرح قرآن سنا لیکن اس میں کوئی جماعت نہ تھی۔ بلکہ صرف حضرت عائشہ رضؓ اکیلی تھیں۔ علاوہ ازیں اس قسم کی اجازت دینے سے ایک خطرہ بھی محسوس ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ لوگوں کو اگر اس قسم کی آسانی میسر آ جائے۔ تو لوگ قرآن حفظ کرنا چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور یہ اتنا بڑا نقصان ہے۔ جس کی تلافی ممکن نہیں۔ قرآن مجید حفظ کرنا مشقت کا کام ہے۔ اور اس کا شوق تبھی اجاگر رہے گا۔ جبکہ اس کے مقابل میں اور کوئی آسانی نماز میں تلاوت کی میسر نہ ہو۔ اگر کہیں نماز تراویح کا شوق ہے۔ اور حافظ میسر نہیں۔ تو پھر سال بھر اس شوق کے پیش نظر قرآن مجید کا کوئی نہ کوئی حصہ یاد کر لینا چاہیئے۔ سارا نہ سہی کچھ حصہ تو اس طرح سن لیا جائیگا۔ آئندہ سال پھر کچھ اور حصہ یاد ہو جائیگا۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ سارے قرآن کریم کے یاد کرنے کی سعادت حاصل ہو جائے گی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ایک بار حج کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاز ہی میں تھے۔ کہ رمضان شروع ہو گیا۔ قافلہ میں کوئی حافظ نہ تھا۔ آپ نے تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا۔ جو حفظ ہوتا وہ آپ رات کو سنا دیتے۔ اس طرح آپ نے ایک ہی سفر میں سارا قرآن حفظ کر لینے کی سعادت حاصل کی۔ حج بھی نصیب ہوا۔ اور قرآن بھی یاد ہو گیا۔

سوال: تراویح کی نماز آٹھ رکعت ہے۔ یا بیس رکعت تفصیل سے لکھا جائے۔

جواب: تراویح کی نماز کا دوسرا نام جو حدیثوں میں آتا ہے۔ صلوٰۃ اللیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رمضان کے دنوں میں ایک دفعہ تین دن یہ نماز باجماعت ادا فرمائی۔ اور آٹھ رکعت ہی پڑھیں۔ اس کے بعد آپ نے جماعت کے طریق کو چھوڑ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ لوگ اس نماز میں اس ذوق وشوق سے شامل ہوتے ہیں۔ کہ مجھے خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ کہیں یہ نماز فرض ہی نہ ہو جائے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں اس کا خاص اہتمام فرمایا۔ اور ایک جماعت کی شکل میں اس نماز کے ادا کرنے کا مشورہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی یہ رائے بھی ظاہر فرمائی۔ کہ اصل میں تو یہ نماز سحری کے وقت ادا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ تہجد کی نماز ہے۔ لیکن چونکہ لوگ سویرے اٹھنے میں سست ہیں۔ اس لئے ایسے لوگ اگر عشاء کے بعد ہی یہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لیں اور آٹھ کی بجائے بیس رکعت پڑھیں۔ تاکہ تہجد کا بدل بوجہ کثرت رکعت بن سکے تو زیادہ اچھا ہوگا۔ یہ تھا آغاز تراویح کی بیس رکعت کا اس لئے اگر کسی جگہ کے لوگ آٹھ کی بجائے بیس رکعت پڑھتے ہیں۔ تو ان پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن بیس رکعت کا حکم نہیں۔ اصل سنت کے مطابق آٹھ رکعت ہی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کا عمل بھی آٹھ رکعت کا ہی ہے۔

سوال: تراویح میں جب قرآن کریم ختم کرتے ہیں۔ تو عام طور پر مٹھائی بانٹتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: یہ خوشی کا اظہار ہے۔ اس لئے اس میں کوئی قباحت نہیں۔ البتہ اگر ثواب یا گناہ کا انحصار اس پر کیا جائے۔ تو یہ بدعت ہے۔ اور بدعت کے مٹانے کا حکم ہے۔ نہ کہ اسے قائم رکھنے کا۔

سوال: کیا روزہ میں ٹیکہ لگوانا جائز ہے؟

جواب:۔ روزہ کھانے پینے اور جماع سے ٹوٹ جاتا ہے۔ ٹیکہ چونکہ بدن کے اندر دوائی یا خوراک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ گو بعض علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن احتیاط اسی میں ہے۔ کہ پہلی صورت کے مطابق عمل کیا جائے۔

سوال:۔ بحالت سفر روزہ رکھا جا سکتا ہے یا نہیں اور کتنے میل تک سفر ہونے سے روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔

جواب:۔ سفر میں رمضان کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ البتہ رمضان کے احترام میں بر سر عام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے۔ ایسے سفر میں جس میں انسان صبح سے نکل کر شام تک واپس گھر آ جائے وہ رمضان کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ یہ امر مستحسن ہے۔ ضروری نہیں

سوال:۔ فدیہ کس پر واجب ہے۔ کیا وقتی طور پر جو بیمار ہے۔ اور اس کے چند روزے چھوٹ گئے ہیں وہ فدیہ دے یا صرف قضا کرے نیز فدیہ کی مقدار کیا ہے۔

جواب: رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص پر واجب نہیں۔ جو وقتی طور پر بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ ان روزوں کی قضا سے پہلے پہلے ہی ایسے مرض کا بیمار ہو جائے۔ اس صورت میں اس کے ورثاء پر لازم ہو گا۔ کہ یا تو وہ اس کی طرف سے روزے رکھیں۔ یا پھر ان روزوں کا فدیہ ادا کریں رمضان کے روزوں کا فوری طور پر فدیہ صرف ایسے لوگوں پر واجب ہے۔ جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو۔ کہ مستقبل قریب میں وہ ان روزوں کی قضا کی طاقت حاصل کر سکیں گے۔ مثلاً بوڑھا ضعیف یا دائم المریض ہو یا حاملہ یا مرضعہ ہو۔

علامہ ابن رشد بدایۃ المجتہد میں فرماتے ہیں۔

اما حکم المسافر اذا افطر فھو قضاء بالاتفاق وکذالک المریض لقولہ تعالیٰ فعدۃ من ایام اخر۔ اما اذا مات وعلیہ صوم فقال الشافعی لیطعم عنہ ولیہ وقال ابو حنیفۃ لصوم فان لم یستطع اطعم لانہ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ اخرجہ مسلم وفی حدیث جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی ماتت وعلیھا صوم شھر افاقضیہ عنھا فقال لو کان علیٰ امک دین اکنت قاضیہ عنھا قال نعم قال فدین اللہ احق بالقضاء

الحامل والمرضع اذا افطرتا ماذا علیھما وھذہ المسألۃ للعلماء فیھا اربعۃ مذاھب احدھا انھما یطعمان ولا قضاء علیھما وھو مروی عن ابن عباس۔ الثانی انھما یقضیان فقط ولا اطعام علیھما وبہ قال ابو حنیفۃ۔ الثالث انھما یقضیان ویطعمان وبہ قال الشافعی الرابع ان الحامل تقضی ولا تطعم والمرضع تقضی وتطعم وسبب اختلافھم تردد شبھھما بین الذی یجھدہ الصوم وبین المریض فمن شبھھما بالمریض قال علیھما القضاء فقط ومن شبھھما بالذی یجھدہ الصوم قال علیھما الاطعام۔ بدایۃ المجتہد صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۶

وفی الحدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوٰۃ وعن الحامل والمرضع الصوم (ترمذی) قال الشیخ اختلفوا فی المراد لقولہ تعالیٰ وعلی الذین یطیقونہ علیٰ ثلاثۃ اقوال انہ راجع الی المسافر والمریض وذالک لانھما قد یکون منھما من لا یطیق الصوم ومنھما من یطیقہ اما الاول فذکرہ تعالیٰ فی قولہ ومن کان مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام واما الثانی وھو المریض والمسافر اللذان یطیقان الصوم فالیھما الاشارۃ بقولہ وعلی الذین یطیقونہ فلانہ تعالیٰ اثبت لھما حالتین فی احدھما یلزمہ ان یفطر وعلیھا القضاء وھی حال الجھد الشدید وفی الثانیۃ وھی ان یکون مطیقا للصوم لا یستقل علیہ فحینئذ یکون مخیرا بین الصوم وبین الفطر مع الفدیۃ۔ الثانی انہ منسوخ۔ الثالث انہ لما نزلت فی حق الشیخ الھرم ولو یدہ القراءۃ الشاذۃ وعلی الذین یطوقونہ ای یکلفونہ

(طاقت صرف کر کے بمشکل روزہ رکھ سکتے ہوں)

اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک صفحہ ۷۷ جلد ۳

(۲) فدیہ کی تعداد کیا ہے۔ اس بارہ میں میری رائے یہ ہے کہ من اوسط ما تطعمون اھلیکم کے اصول کو ہی مد نظر رکھا جائے۔ البتہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے اس سلسلہ میں گندم کا نصف صاع اندازہ رکھا ہے۔ اور امام شافعی نے فرمایا ہے۔ لیطعم مکان کل یوم مدا بمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال (۱) رمضان میں مباشرت کرنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ اگر سحری سے قبل مباشرت کر لی جائے۔ تو کب تک غسل کر لینا چاہیئے۔ اگر کسی وجہ سے نماز فجر سے پہلے غسل نہ کیا جا سکتا ہو۔ اور نماز قضاء پڑھ لی جائے تو کوئی حرج تو نہیں۔ اسی طرح سحری کھائے بغیر روزہ رکھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر بوقت سحر روزہ کی نیت نہ کی جائے۔ اور پھر دس یا گیارہ بجے روزہ کی نیت کی جائے۔ تو کیا ایسا روزہ جائز ہو گا یا کہ نہیں؟

جواب: رمضان کی راتوں میں مباشرت یعنی اپنی بیوی سے ہم بستر ہونے کی اجازت ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الیٰ نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن فالآن باشروھن:۔ یعنی رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ہمبستر ہونا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔ بس اب تم ان سے مباشرت کر سکتے ہو (بقرہ ۲۳/پ)

اگر رمضان کی رات میں کسی نے مباشرت کی ہو تو وہ نہانے سے پہلے سحری کھا سکتا ہے۔ اور روزہ رکھ سکتا ہے۔ صبح طلوع ہونے سے پہلے نہانا ضروری نہیں البتہ مستحسن ہے۔ کہ سحری کھانے سے پہلے نہا لیا جائے۔ ابو بکر بن عبد الرحمن۔ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھما قالتا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصبح جنبا من جماع غیر احتلام فی رمضان ثم یصوم کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض اوقات بحالت جنابت اٹھتے اور نہانے سے پہلے رمضان کا روزہ رکھ لیتے (مؤطا بحوالہ اوجز المسالک صفحہ ۱۸ جلد ۳)

(۳) سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں ویسے جائز ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تسحروا فان فی السحور برکۃ (متفق علیہ) یعنی سحری کھایا کرو۔ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(۴) روزہ کی نیت طلوع فجر سے پہلے کی جائے ورنہ روزہ نہیں۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو۔ مثلاً اسے علم نہیں ہو سکا۔ کہ آج سے رمضان شروع ہے اور وہ سویا رہا اور صبح بیدار ہو۔ نے پتہ چلا۔ کہ آج تو روزہ ہے۔ یا کوئی اور اسی قسم کا عذر

ہے۔ تو وہ چاشت سے پہلے پہلے اس دن روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ نہ کھایا ہو۔ حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے۔ لا الصوم الا من اجمع الصیام قبل الفجر۔ یعنی روزہ صرف اس کا ہے جس نے فجر سے پہلے روزہ کی نیت کر لی ہو اس کے ساتھ ہی ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علیٰ بعض ازواجہ فیقول ھل من غداء فان قالوا لا قال فانی صائم الحدیث (مسلم) کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ کھانے کی کوئی چیز ہے۔ اگر یہ جواب ملتا کہ نہیں۔ تو آپ فرماتے اچھا میں روزہ رکھ لیتا ہوں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیت کرنے میں کوئی عذر ہو۔ تو دن کے وقت بھی روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے۔ گو حضور کے یہ روزے نفلی تھے۔

جنابت کے بعد نہانا فرض ہے۔ نہائے بغیر نماز پڑھنا یا تلاوت کرنا ممنوع ہے۔ البتہ اگر انسان بیمار ہو اور نہانے سے بیماری بڑھ جانے یا زیادہ تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ یا وقت پر پانی میسر نہ آتا ہو۔ تو تیمم غسل کے قائم مقام ہو جائیگا۔ اگر وضو کرنے سے بیماری کے بڑھنے کا اندیشہ نہیں۔ تو وضو کر سکتا ہے۔ یعنی جنابت کی وجہ سے تیمم کرے اور عام حدث کی وجہ سے وضو۔ یہ جائز ہے۔

دعائے مغفرت

میرا پیارا بیٹا شفیع احمد مورخہ ۲۳ رمئی ۵۰ء بوقت ۵ بجے شام اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے پانچ بچے اپنی یادگار چھوڑے۔ مرحوم ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۹۱۳ء میں محلہ کے مکتب میں داخل کرایا۔ اس وقت مخالفت بہت زیادہ تھی مدرسے کے لڑکے زدوکوب کیا کرتے تھے۔ خود ماسٹر حد سے زیادہ سزا دیتے تھے۔ الغرض ۱۹۱۳ء تا ۱۹۱۶ء تک مخالفین کا تختہ مشق بنا رہا۔ ۱۹۲۶ء میں اس نے ملازمت اختیار کر لی امرتسر میں ایک سرگرم مبلغ کی حیثیت رکھتا تھا۔ مرحوم نے ۴۲ سال ۶ ماہ کی عمر میں ملک عدم کو لبیک کہا۔

احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا کریں کہ ... اس کے بوڑھے والدین اور بیوی اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ محمد عامل عادف بھاگلپوری آف قادیان۔ حال ۵۰ میکلوڈ روڈ لاہور

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

بیرونی ممالک میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی مساعی

گولڈ کوسٹ میں ایک احمدیہ کالج کھولنے کی کوشش ۔ ۱۰۲ خواتین کا قبول اسلام

منجانب وکالتِ تبشیر ــــــ ربوہ

گولڈ کوسٹ سے مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ انچارج تحریر فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے کماسی کے قریب ہی کالج کے لئے زمین خریدنے کے سلسلہ میں کوشش کی۔ مغربی افریقہ میں ایسی کوششوں کا اندازہ کرنے کے لئے اس بات کا سمجھ لینا نہایت ضروری ہے کہ وہاں ریلیں بہت کم ہیں اور موٹر کا سفر نہایت تکلیف دہ اور اس کے علاوہ بہت سا فاصلہ جنگلوں میں سے یا بے آباد علاقوں میں سے پیدل سفر کرکے طے کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان دقتوں کے باوجود ہمارے مجاہدین خدا کے فضل وکرم سے شب وروز اس کوشش میں ہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہر رنگ میں مستحکم بنیادوں پر قائم ہوجائے اور اللہ تعالےٰ کے وعدے جلد از جلد پورے ہوسکیں مکرم نذیر احمد علی صاحب جنہوں نے کافی عرصہ تک مغربی افریقہ میں خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اور اب ان کی صحت کافی حد تک گر چکی ہے۔ اب بھی نوجوانوں کی سی ہمت جرأت اور ارادے کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ چنانچہ سلسلہ کی طرف سے زیادہ سے زیادہ سکول کھول کر افریقنوں کو تعلیمی طور پر ابھارنے کی خواہش ہمیشہ ان کو بے چین رکھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور مجاہدین کی کوششوں کے نتیجہ میں وہاں کئی ایک سکول کے علاوہ ایک احمدیہ کالج بھی کھل چکا ہے لیکن چونکہ جغرافیائی حالات کے مطابق گولڈ کوسٹ دو حصوں میں منقسم ہے۔ اب کوشش کی جاری ہے۔ کہ جس حصہ میں ابھی تک کالج نہیں کھلا۔ وہاں بھی کالج کھولا جائے۔ مکرم علی صاحب اس سلسلہ میں زمین خریدنے کے لئے مختلف مقامات دیکھ چکے ہیں اور انہیں میں سے ایک جگہ کا ذکر انہوں نے اپنے موجودہ خط میں کیا ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ آپ کو کامیابی عطا کرے

مولانا مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے سکولوں کے معائنہ کے علاوہ اچھا ہو جماعت کو چندوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اب جب کہ مغربی افریقہ کے تمام مشن اپنا خرچ خود برداشت کررہے ہیں۔ چندوں کی زیادہ سے زیادہ اور بروقت وصولی پہلے سے زیادہ اہمیت اختیار کرگئی ہے خصوصاً اس ابتدائی دور میں جب کہ تمام مالی کام چندوں ہی سے سرانجام دیئے ہوتے ہیں

مولوی بشارت احمد صاحب سندھی اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے دو سرکار جاری کئے اور ایک پمفلٹ شائع کرکے تقسیم کیا۔ دو مختلف مقامات پر تقریریں کیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دو عورتوں نے بیعت کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرمائے اور ایمان واخلاص میں زیادہ سے زیادہ نوازے۔

ملک احسان اللہ صاحب نے گذشتہ ایام میں کالج کے لڑکوں کو تبلیغ کی اور ایک رومن کیتھولک مشنری سے بھی تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔ سیرالیون میں خدا تعالےٰ کے فضل سے سکولوں کا کام بہت وسیع ہورہا ہے۔ سکولوں کے ذریعہ افریقنوں کے لئے نہ صرف تعلیم کا تسلی بخش انتظام ہوجاتا ہے اور انہیں عیسائیت کے اثر سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ بلکہ تبلیغی طور پر بھی بہت سے فوائد ہوتے ہیں۔

مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ نے گذشتہ ایام میں مختلف سکولوں میں جاکر وہاں کے حسابات چیک کئے اور دیگر ریکارڈ بھی دیکھے اور ضروری ہدایات دیں۔ ابھی چند ہی روز ہوئے سیرالیون کے مبلغ انچارج صاحب کی طرف سے خط ملا تھا کہ کھیلوں کے ٹورنامنٹ میں احمدیہ سکولوں نے بہت سے انعامات جیتے اور لوگوں پر خصوصاً مسلمانوں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

مولوی محمد صادق صاحب نے ایک طویل تبلیغی خط لکھا جس میں حضرت مسیح ناصری کی طبعی موت کا تفصیلی ذکر کیا اور مدلل طریق پر ثابت کیا کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ بلکہ صلیب سے زندہ اترنے کے بعد وہ اپنی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں نکل گئے ان بھیڑوں کو انہوں نے کشمیر میں پایا۔ اور وہاں اپنا پیغام پہنچا کر ایک سو بیس برس کی عمر پاکر اس دنیا سے کوچ کیا۔

گولڈ کوسٹ اور سیرالیون کے مجاہدین کی اس مختصر سی رپورٹ کو پیش کرکے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان مجاہدین کی کوششوں کو نوازتے ہوئے جلد از جلد ان وعدوں کو پورا کرے۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سلسلہ کی ترقیات کے متعلق کر رکھے ہیں۔ آمین

کوائف ربوہ

(از مکرم عبدالحمید صاحب آصف جنرل سیکرٹری ربوہ)

موسم:۔ ربوہ میں گرمی دن بدن زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ چٹیل میدان میں جہاں نہ کوئی درخت، ہے نہ سبزہ کہ گرمی کی شدت کو کم کرسکے پہاڑیاں گرمی سے تپ کر گرمی کو اور زیادہ کردیتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ رات دن عموماً ہوا چلتی رہتی ہے جس کی وجہ سے کچھ آرام رہتا ہے جب ہوا بند ہوجاتی ہے تو پھر چلچلاتی دھوپ میں مکانوں سے باہر نکلنا کافی حوصلہ چاہتا ہے مگر باوجود اس گرمی کے ربوہ کی رات بڑی مزے کی ہوتی ہے۔ رات کو مچھر نام کو نہیں ہوتا۔ ہوا عموماً ساری رات چلتی رہتی ہے اور آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہوتی چلی جاتی ہے۔ رات کو موسم بعض اوقات اتنا اچھا ہوتا ہے۔ کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم شملہ یا ڈلہوزی میں رات بسر کررہے ہیں۔ ربوہ کے باہر کے شہروں سے جو لوگ آتے ہیں۔ وہ یہاں آکر یہ محسوس کرتے ہیں کہ ربوہ میں گرمی ان کے شہروں کی نسبت کم ہے۔

مستقل تعمیرات:۔ (۱) مستقل تعمیرات کے سلسلہ میں سب سے پہلے میاں محمد احمد صاحب (جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بھانجے ہیں) نے اپنی کوٹھی بنوانی شروع کی۔ یہ کوٹھی دو ماہ سے زیر تعمیر ہے امید ہے ایک ماہ تک مکمل ہوجائے گی یہ کوٹھی محلہ ص میں ہے۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تین مکانوں کی بنیادیں کھودی جاچکی ہیں۔ حضور کے مکانوں میں دو نلکے بھی لگ چکے ہیں۔ حضور کے مکانات بھی محلہ ص میں ہیں۔

(۳) محلہ ڈ میں سب سے پہلے ٹھیکیدار نور احمد صاحب نے اپنا مکان بنانا شروع کیا ہے۔ ایک نلکا ان کے مکان میں لگ چکا ہے۔ اور مکان کی دیواریں کھود کر بھری جاچکی ہیں۔

دعوتیں:۔ (۱) ۱۳/۶/۵۰ کو مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون نے سید عبدالحمید صاحب مصری کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں اور احباب بھی مدعو تھے۔

(۲) ۱۵/۶/۵۰ کو وکالت تبشیر کی طرف سے سید عبدالحمید صاحب مصری کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ جس میں سلسلہ کے بزرگان اور کارکنان بھی شامل تھے۔ وکالت تبشیر کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب بشیر مولوی فاضل (مبلغ ہالینڈ) نائب وکیل التبشیر نے اڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں سید عبدالحمید صاحب نے جو کچھ بیان فرمایا وہ اس قابل ہے کہ اس کا ذکر احباب سے ضرور کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ آج دنیا میں ہر طرف نہایت ہی زہرناک ہوائیں چل رہی ہیں دین سے کھینچا کیا جارہا ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے پنجاب سے ایک شخص کو کھڑا کیا جو اسلام کی حفاظت کرے یہ خدا تعالےٰ کی حکمت ہے کہ اس نے پنجاب کو اس کام کے لئے کیوں انتخاب کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اس بات کو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا کہ مسلمان صرف اور صرف قرآن کریم کے ذریعہ ہی کامیابی حاصل کرسکتے ہیں اور آپ نے قرآن کریم کی اصل شان۔ حقائق اور معارف کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ حضور نے خدا تعالےٰ کے قرب کے دروازہ کو آکر کھولدیا اصل چیز محبت الٰہی ہے ہمیں اس چیز کو اپنے دلوں میں پیدا کرنا چاہیئے آپ لوگوں کو مبارک ہو کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو دین کی خدمت کے لئے چنا۔ سید صاحب کے جواب کے بعد مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب امیر مقامی نے عربی میں سید صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آپ ربوہ کی ان کچی عمارتوں کو نہ دیکھیں۔ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی عمارتوں سے مشابہت ہے۔ جن کی چھتوں سے بارش کا پانی ٹپکتا تھا۔ آخر انہی عمارتوں میں رہنے والے دنیا پر چھا گئے اسی طرح ربوہ کے ساکنین بھی ایک دن اسلام کو دنیا پر غالب کرکے رہیں گے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دعا کرائی۔

هندوستان کے اردو اخبارات کی سیر

جنگ کا خبط

ہریجن کے مضامین احمد آباد سے ہریجن اور لکھنؤ سے قومی آواز میں ایک ساتھ شائع ہوتے ہیں۔ ان میں ایک مضمون "جنگ کا خبط" قومی آواز سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:-

میں سمجھتا تھا کہ دہلی کے حالیہ سمجھوتہ کے بعد جنگی ذہنیت کی نشوونما اگر ہمیشہ کے لئے نہیں تو کم از کم اتنی مدت کے لئے ختم ہو جائے گی کہ دونوں ملکوں میں سمجھوتہ پر عملدرآمد کے نتائج کا جائزہ لیا جا سکے بدقسمتی سے اس قسم کی علامات زیادہ دیکھنے میں نہیں آ رہی ہیں۔ اس ملک میں . . . .

جنگ کی جو خواہش پائی جاتی ہے اس نے ہمارے کچھ ہم وطنوں کے دل ودماغ کو اس طرح متاثر کیا ہے جس طرح خارش کسی شخص کے جسم کو متاثر کرتی ہے خارش میں مبتلا شخص اپنے جسم کو اس امید پر کھجلاتا ہے کہ کھجلانے سے اس کا جسم سکون پائے گا۔ خاص طور سے بنگال کے باشندے جنگ کی خواہش سے بہت متاثر ہیں۔ وہاں کے باشندوں کو نرم گفتگو پر غصہ آتا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بنگال کے باہر رہنے والے نرم گفتگو اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں ان کے مصائب سے ہمدردی نہیں ہے۔ یہ خیال بہت افسوسناک ہے۔ بھگوت گیتا میں کہا گیا ہے کہ خفگی سوجھ بوجھ کو ختم کر دیتی ہے اگر ذہنوں کی یہ کیفیت ہو تو پھر کوئی صحیح تدبیر کی نہیں جا سکتی ہے آپ دیکھیں گے کہ عام طور سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان فرقہ وارانہ فسادات میں صرف ہندوؤں کو ہر قسم کے نقصانات پہنچے ہیں اور ان کا دامن ہر لحاظ سے پاک ہے۔ ہم ہمیشہ یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف پاکستان ہی میں قتل و غارتگری زنا بالجبر۔ اغوا۔ سرکاری حکام کی بدسلوکی اور بدمعاشی ہوئی ہے یا یوپی کے مسلمان اس قسم کے جرائم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر ہندو راہ سے بھٹکے ہیں تو اسلئے کہ پاکستان کی حرکتوں نے ان کو برگشتہ کر دیا۔

یہ تصور دھاندلی اور دروغ پر مبنی ہے۔ خاص طور سے یوپی اور بنگال میں جو واقعات ہوئے ہیں ان کے پیش نظر تو یہ تصور بالکل غلط ہے ہندو بھی اتنا ہی شریر بن سکتا ہے جتنا کہ مسلمان۔ اور ہندوستان کی بعض ریاستوں میں مسلمان بھی اتنا خوفزدہ ہے جتنا کہ مشرقی بنگال کا ہندو۔

کیا ہم کو اس پر کامل یقین ہے کہ ہم اپنے مسلمان ہموطنوں سے زیادہ خدا شناس ہیں۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ ہندوستان کے مختلف طبقوں سے اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کی یکساں تعداد جمع کی جائے تو رحم دل۔ دریا دل اور معتبر مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں سے کم نہ ہوگی۔ یہی نہیں بلکہ سچ پوچھئے تو ایک مسلمان ایک اچھے ہندو کے مقابلہ میں اپنی وسیع الحلمی کا زیادہ عملی ثبوت دے سکتا ہے اس لئے کہ اس کے یہاں اونچ نیچ کا کوئی تصور نہیں ہے ہم کو اس حقیقت کو کھلے بندوں محسوس کرنا اور اس کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ جونہی ہم مسلمانوں کے ساتھ اپنا رویہ بدلیں گے اور ان کی سیرت کے بُرے پہلوؤں کے علاوہ اچھے پہلوؤں پر بھی نظر رکھیں گے میرا اپنا یقین ہے کہ مسلمان ہندوؤں کے مقابلہ میں زیادہ وسیع العلمی اور وسیع النظری کے عملی ثبوت دے گا۔ ہندو اپنی نیک نیتی کے باوجود زیادہ وسیع القلبی کا اظہار نہیں کر سکتا۔ تقسیم علیحدگی۔ جدائی، بھید بھاؤ۔ ہندو طرز زندگی کی بنیادی چیزیں ہیں۔

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

جیساکہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے یہ اعلان ہو چکا ہے ربوہ دار الہجرت میں اس وقت دو محلہ جات میں یعنی محلہ الف و محلہ ص میں الاٹمنٹ شروع ہے۔ محلہ الف چنیوٹ سے ربوہ کو آتے ہوئے سڑک کے داہنی طرف واقع ہے اور آب وہوا اور دریا کے قریب کے لحاظ سے نہایت عمدہ جگہ ہے کالج و ہائی سکول اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے بھی یہ محلہ نزدیک ہوگا۔ اس وقت تک متعدد دوست اس محلہ میں نشانات حاصل کر کے مکانات تعمیر کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ دس مرلے اور ایک کنال کے قطعات لینے والے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ خود یا کسی مختار کے ذریعے اس محلہ میں موزوں قطعہ پسند کر کے اپنے لئے الاٹ کروالیں۔ اسی طرح محلہ ص میں جو ربوہ سے سرگودھا جانے والی سڑک کے بائیں طرف مسجد مبارک اور قصر خلافت کے قرب میں جانب مغرب واقع ہے۔ الاٹمنٹ شروع ہے۔ دو کنال اور ۴ کنال کے قطعات لینے والے دوستوں کو چاہیئے کہ خود یا اپنے کسی مختار کے ذریعہ قطعہ پسند فرما کر الاٹ کروالیں۔

(۲) ایسے عام دوستوں کی اطلاع کے لئے جنہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر زمین ریزرو کروائی تھی۔ دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ زمین کی مکمل قیمت ۳۰ جون ۱۹۵۰ء تک مرکز میں موصول ہو جانا شرائط کی رو سے نہایت ضروری ہے۔ جیساکہ دوستوں کو علم ہے سلسلہ کی عمارات کی تعمیر شروع ہو چکی ہے سلسلہ کو اس کے لئے روپے کی فوری ضرورت ہے اور اس کے پیش نظر زمین کی قیمت کا بروقت ادا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ویسے بھی یہ بات مومنانہ شان کے خلاف ہے۔ کہ وعدہ کر کے پھر اسے پورا نہ کیا جائے۔ اسلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو رقم وقت کے اندر اندر ادا نہ ہوگی۔ وہ سودے منسوخ کر دیئے جائیں گے اور ادا شدہ رقوم ضبط کر لی جائیں گی۔

یہ اعلان پہلے کیا جا چکا ہے کہ ربوہ میں دوکانات کے لئے زمین فروخت کی جائے گی۔ اس اعلان کی اشاعت کے بعد گول بازار کی دوکانات کے لئے موجودہ قطعات سے زائد درخواستیں آ چکی ہیں۔ اسلئے کوئی دوست تا اطلاع ثانی گول بازار کے لئے درخواست ارسال نہ فرمائیے۔ البتہ غلہ منڈی سبزی اور میوہ منڈی کے دو محلہ جات کے لئے درخواستیں بھیجی جا سکتی ہیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

پاکستان اریٹریا کی آزادی کا خواہاں ہے

لنڈن ۲۱ر جون۔ اقوام متحدہ کے اریٹریا کمیشن میں پاکستان کے نمائندہ مسٹر محمد ضیاء الدین نے اسٹار کو بتایا۔ کہ کمیشن نے یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ کمیٹی کے مذاکرات میں اور پھر جنرل اسمبلی کے سامنے وہ کمیشن کی نمائندگی کریں۔ انہوں نے کہا۔ کہ لیک سیکسس روانہ ہونے سے پہلے وہ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کی ہدایت کے منتظر تھے۔ اگرچہ اریٹریا کمیشن کی رپورٹ ابھی شائع نہیں ہوئی۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیشن میں باہم اختلافات تھے۔ صرف ناروے اریٹریا کے حبشہ سے الحاق کا حامی ہے۔ پاکستان اسکی آزادی کا خواہاں ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر ضیاء الدین نے کہا۔ کہ پاکستان نے مسلم رائے کی حمایت کی ہے۔ اور اگر اطالوی رائے ہمارے خیال سے ملتی جلتی ہے۔ تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اریٹریا کی آزادی کے متعلق مسٹر ضیاء الدین نے کہا۔ کہ پاکستان عوامی آزادی پر یقین رکھتا ہے۔ خصوصاً مسلمانوں کے لئے خواہ وہ کہیں ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ لیک سیکسس کا آخری فیصلہ کچھ بھی ہو۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جب مسلمانوں اور قبطیوں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کیا ہونے والا ہے۔ تو وہ پھر آپس میں متحد ہو جائیں گے۔

مسئلہ فلسطین کا حل بہت قریب ہے

عمان ۲۱ر جون۔ برطانیہ کے سابق وزیر نوآبادیات مسٹر ایمری نے یہاں پریس والوں کو بتایا۔ کہ مسئلہ فلسطین کا حل بہت نزدیک ہے۔ اس بیان کی مزید تشریح سے مسٹر ایمری نے انکار کیا۔ لیکن انہوں نے کہا۔ "اب مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے فلسطینیوں کو زیادہ عرصہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔" (اسٹار)

ترک حاجیوں کی تعداد میں اضافہ

دمشق ۲۱ر جون۔ اس سال [illegible] ترک حاجیوں کی تعداد گذشتہ چند سالوں سے بہت زیادہ ہوگی۔ یہ حاجی شامی علاقہ سے گزر کر الطاکیہ پہنچیں گے۔ جہاں سے جدہ کے لئے وہ ایک ترکی جہاز پر روانہ ہوں گے۔ اتاترک کے دور حکومت کے زمانہ سے حج کے لئے جانے والوں پر اتنی سخت پابندیاں تھیں۔ کہ بہت ہی قلیل تعداد میں لوگ ترکی سے حج کے لئے جاتے تھے۔ لیکن اب ایک جمہوری حکومت کے قیام کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیشتر پابندیاں ہٹا دی گئی ہیں۔

عراق میں فصل اچھی ہوگی

بغداد ۲۱ر جون۔ اس سال غلہ کے متعلق سرکاری اندازے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فصل بہت اچھی ہوگی۔ اس سال گندم کی فصل کے گذشتہ سال کے ۵۰۰۰۰۰ ٹن کے مقابلہ میں ۶۰۰۰۰۰ ٹن ہونے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ جو گذشتہ سال ۷۵۰۰۰۰ ٹن ہوا تھا۔ اس سال ۹۰۰۰۰۰ ٹن کا اندازہ ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ روئی اس سال گذشتہ سال کے مقابلہ میں چار گنی زیادہ پیدا ہوگی (اسٹار)

پٹھانوں کی تربیتی سکیم اور کشمیری مہاجرین

راولپنڈی ۲۱ر جون۔ یہاں جو اعداد و شمار مل سکے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان کے محکمہ آبادکاری و روزگار کے ماتحت پیشوں کی تربیتی اسکیم سے اب تک ۲۳۰۰ کشمیری پناہ گزین مستفید ہو رہے ہیں۔ محکمہ کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ اب پناہ گزینوں نے کشمیر کی پرانی مشہور صنعتوں کو زندہ کرنے میں بڑا حصہ لیا ہے۔ ان کے بنائے ہوئے سامان ملک کے مختلف حصوں میں فروخت کے لئے روانہ کئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

ناجائز طور پر شراب کشید کرنے کا کارخانہ

راولپنڈی ۲۱ر جون۔ مقامی پولیس نے سرائے کھیم سنگھ میں ناجائز طور پر شراب کشید کرنے کا ایک چھوٹا کارخانہ پکڑا ہے۔ کشید کے تمام آلات اور شراب کی کافی مقدار وہاں موجود تھی [illegible] جو اس وقت شراب بنانے میں مشغول تھے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

انڈین حکومت کی امتناع شراب کی پالیسی کامیاب نہیں ہوئی

لنڈن ۲۱ر جون۔ "مانچسٹر گارڈین" کا نامہ نگار دہلی سے رقمطراز ہے۔ کہ بعض بھارتی صوبوں میں انڈین کانگرس کی امتناع شراب نوشی کی پالیسی کے نفاذ نے بعض علاقوں میں تعجب خیز اور غیر متوقع حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ صوبائی حکومت کی انسدادی کارروائیوں کے باوجود ناجائز طور پر کافی شراب کشید کی جاتی ہے۔ مدراس میں [illegible] استعمال [illegible] سخت [illegible] بہانے سے [illegible] کا بھی استعمال زیادہ ہو رہا ہے۔

صدر ٹرومین کا چار نکاتی پروگرام

مغربی ورجینیا ۲۱ر جون۔ [illegible] کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن نے بتایا۔ کہ [illegible] گورنروں نے [illegible] کے چار نکاتی پروگرام [illegible] جائیں گے

[illegible] کی جائے گی۔

عرب ممالک اقوام متحدہ کی صدارت کے لئے چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی تائید کریں گے

بیروت ۲۱ر جون۔ یہاں حکومت کے ایک سرکاری ترجمان نے اسٹار کو بتایا ہے۔ کہ اقوام متحدہ میں لبنان کے مستقل نمائندہ کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں اگر اقوام متحدہ کی آئندہ جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ تو ان کی تائید کی جائے۔

عرب ممالک اسرائیل سے تعاون نہیں کریں گے

قاہرہ ۲۱ر جون۔ اسکندریہ اور لیک سیکسس کے درمیان ٹیلیفون کے ذریعہ ایک نشری ملاقات کے دوران میں مصری وزیر خارجہ محمد صلاح الدین نے اقوام متحدہ کے نامہ نگاروں کی انجمن کو بتایا۔ کہ "شرق اور مغرب کے تنازع" میں مصر اور دوسرے عرب ممالک اپنا رویہ الیسا رکھنا چاہتے تھے۔ جس سے عالمی امن کے قیام میں مدد ملے۔ نیز اقوام متحدہ کے وہ اصول برقرار رہیں۔ جو مختلف ممالک کے قومی مقاصد کی ہم آہنگی کے ساتھ منظور کئے گئے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان پائیدار امن کی کیا صورت ہے۔ محمد صلاح الدین نے کہا۔ کہ عرب ممالک نے اسرائیل سے صلح کرتے وقت یہ اطمینان دلایا تھا۔ کہ اب کسی وقت بھی وہ تشدد شروع نہیں کریں گے۔ عربوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے عہد کا پورا احترام کرتے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ اسرائیل کو تسلیم کرنے یا اس سے تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ اس لئے کہ اسرائیل محض طاقت کے بل پر ایک عرب ملک کے کھنڈرات پر قائم کیا گیا ہے۔ جس کے باشندے نکال دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی جائیدادیں غصب کر لی گئی ہیں۔ اور آج وہ خود جانوروں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان کے اپنے وطن میں ساری دنیا سے اغیار آکر آباد ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

سلطان بورنیو کا مشیر گرفتار کر لیا گیا

سنگاپور ۲۱ر جون۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانوی نگرانی میں کام کرنے والی ریاست بورنیو کے [illegible] سلطان کے مشیر کو برطانوی حکام نے حراست میں لے لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اس بارے میں تفاصیل بتانے سے انکار کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ دو ہفتے قبل سلطان سنگاپور کا انتقال ہو گیا۔

ناجائز اسلحہ جلد داخل کراؤ

لاہور ۲۱ر جون۔ مسٹر [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جن لوگوں کے پاس ناجائز اسلحہ ہے وہ [illegible] جون تک قریبی پولیس اسٹیشن میں اطلاع کریں۔ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اس تاریخ کے بعد اگر کسی [illegible]

استار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب مہاجروں کی سر ظفر اللہ نے جو خدمات کی ہیں۔ ان کے اعتراف میں عرب ممالک بھی ان کی حمایت کریں گے۔ اسٹار

پاکستان کی ترقی سے برطانیہ کی دلچسپی

لنڈن ۲۱ر جون۔ لارڈ جووٹ برطانوی لارڈ چانسلر نے آج فرمایا۔ کہ دولت مشترکہ کا ایک آزاد رکن ہونے کی حیثیت سے پاکستان نے جو ترقی حاصل کی ہے۔ برطانیہ اس کا مطالعہ بڑی مسرت سے کر رہا ہے۔ آپ نے ایوان خاص میں ایک مختصر سی تقریر اس تقریب پر کی۔ جو پریوی کونسل میں اپیلوں کی سماعت کے اختیار کو ختم کرنے کے موقعہ پر منعقد کی گئی تھی۔ قبل ازیں مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے پاکستان کی حکومت کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا۔ لارڈ جووٹ نے فرمایا۔ کہ پاکستان کی اپیلوں کی سماعت ہم نہایت مسرت سے کرتے رہے۔ کیونکہ یہ اپیلیں ہمارے لئے انتہائی دلچسپی کا باعث ہوتی تھیں۔ اور اس سے آپ کے ملک سے بہت ہی گہرا ربط قائم تھا۔ مسٹر پیٹرک گورڈن واکر برطانوی وزیر امور متعلقہ دولت مشترکہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ سوچنا کسی لحاظ سے بھی بہتر نہیں۔ کہ اس تقریب کے بعد پاکستان اور انگلستان کے تعلقات ختم ہو جائیں۔ بلکہ یہ استحکام کی دلیل ہے۔

مشرقی جاوا میں بھونچال

جاکارتا ۲۱ر جون۔ مشرقی جاوا میں ایک شدید نوعیت کا بھونچال آیا۔ جس میں ۱۶ افراد ہلاک اور بے شمار زخمی ہوئے۔ خبر رساں ایجنسی انتارہ کا بیان ہے۔ کہ بھونچال سے سورابیہ کی تمام عمارتیں لرز اٹھیں۔ یہ پچاس سال کے بعد پہلا موقعہ ہے۔ کہ اتنی شدید نوعیت کا بھونچال آیا ہے۔

درخواست دعاء

امی کی صحت تا حال [illegible] احباب جماعت [illegible] بزرگان سلسلہ کی خاص دعاؤں کی محتاج ہے۔ نقاہت اور ضعف کے دوروں میں دو ایک دن کمی آگئی تھی۔ مگر ستم یہ ہوا۔ کہ بخار شروع ہو گیا۔ اور اس سے صحت ہٹ کر پھر اپنے پہلے مقام پر آگئی [illegible] معروض ہوں۔ کہ امی کو احباب اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ میرا خدا انہیں جلد شفا کاملہ سے نوازے۔ ثاقب زیروی